پارہ 24 فمن اظلم کے نمایاں مباحث

سُوْرَةُ الزُّمَر....

- اس سورت میں توحید اور توحید کے مباحث کو تکرار سے بیان کیا گیا ہے تا کہ انسانی فکر میں مسئلہ توحید کو اچھی طرح بٹھا دیا جائے اور انسانی عقائد کو شرک اور شرک کے شائبہ تک سے پاک کر دیا جائے اور انسانی فکر و نظر پر شرک کا خفیف سا سایہ بھی باقی نہ رہے۔
- درمیانی واسطے تلاش کرنا اللہ تک پہنچنے کیلیئے، گویا اس بات کا اعلان ہے کہ یہ واسطے اللہ کی نسبت زیادہ رحیم اور کریم ہیں یہ شرک کی بنیاد ہے، لوگوں کو تذکیر کہ خدا سے مایوس ہو کر دوسرے شرکاء و شفعار کا دامن پکڑنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر حالت میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔
- اہل ایمان کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر اللہ کی بندگی کے لیے ایک جگہ تنگ ہو گئی ہے تو اس کی زمین وسیع ہے، اپنا دین بچانے کے لیے کسی اور طرف نکل کھڑے ہوں، اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے نئے نئے امکانات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تمہارے صبر کا اجر دے گا
- انسان کی ایک نفسیاتی کیفیت (اور طوطا چشمی) کا ذکر۔ کہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو خدا سے داد و فریاد کرتا ہے اور اس کی بندگی کرنے کے عہد و پیمان باندھتا ہے اور جب مصیبت ٹل جائے تو سب وعدے بھول جاتا ہے۔
- اہل مذہب میں دین ہمیشہ پوجا پاٹ کے معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے، اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے پ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے مسئلے کو کھول کر بیان کیا اور اس کی وضاحت میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کو عبادت کا جز قرار دیا
- حشر کے میدان کے دو مناظر۔ جنتیوں اور دوزخیوں کو گروہوں کی شکل میں لایا جائے گا۔ پہلا گروہ، دنیا میں اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں اور اسی کی تاریکی میں زندگی گزارنے والوں کا، فرشتے انہیں ہانکتے ہوئے دوزخ کے دروازے پر لے آئیں گے۔ ان کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جہنم کا داروغہ ان سے سوال کرے گا کہ تمہارے پاس کوئی رسول نہ آیا تھا؟ تو وہ اقرار کریں گے کہ ہاں ہمارے پاس رسول آئے لیکن ہم نے اپنی بدبختی کو خود دعوت دی (ان کو جھٹلایا)
- متقین کا انجام: ایمان والوں اور اس کے نور میں زندگی گزارنے والوں (متقیوں) کا استقبال ہوگا۔ انہیں بڑے اعزاز کے ساتھ فرشتوں کے جلو میں جنت کے نگہبان ان کا دروازوں پر استقبال کریں گے، انہیں سلامتی اور شادمانی کی دعائیں دیں گے، انہیں جنت کی مہمانی اور عزت افزائی کا مژدہ سنائیں گے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن (The Believer)- اس کا دوسرا نام سورۃ الغافر (The Forgiver) بھی۔ یہاں سے آگے ۷ سورتیں، جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں ان کو حوامیم کہا جاتا ہے۔

[حٰم سجدہ۔ شوریٰ۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف] یہ قرآن کا حسن اور قرآن کا مغز ہیں۔ ان سب میں دعوت الی القران زبردست انداز میں۔

- اس سورۃ کا موضوع۔ حق و باطل کے درمیان معرکے کا بیان (توحید عملی کا بیان) جو سورۃ زمر کے ساتھ ساتھ سورۃ المؤمن، سورۂ حم السجدۃ اور سورۃ الشوریٰ کا بھی مرکزی مضمون ہے)۔ [توحید کی دو قسمیں ۱۔ توحید اعتقادی یا توحید علمی ۲۔ توحید عملی۔ توحید جو انسان کی عملی زندگی کی ہر چیز میں رچ بس جائے]
- جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی شاندار مثال: فرعون کے دربار میں ایک مومن شخص کا خطاب اس سورۃ میں انتہائی تفصیل سے۔ [یہ اس وقت جب فرعون اور اس کے درباری موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے]۔ جس نے فرعون کو مخاطب کر کے کہا کی تم اس شخص (موسیٰ) کو محض اس لیئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ)
- اس تقریر اور واقعے کا اطلاق کفار مکہ کے سرداروں پر، خاص کر عقبہ بن ابی معیط پر۔ انہیں بتایا گیا کہ جو کچھ تم اس رسول ﷺ کے ساتھ اپنی طاقت کے بل پر کرنا چاہتے ہو، فرعون بھی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہی کرنا چاہتا تھا۔ کیا تم بھی اس انجام سے دوچار ہونا چاہتے ہو۔
- آپ ﷺ کے ساتھیوں کو سبق۔ یہ ظالم بظاہر کتنے ہی بالادست کیوں نہ ہوں اور تم ان کے مقابلے میں خواہ کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ مگر یقین رکھو جس خدا کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے تم کام کر رہے ہو اس کی طاقت کے سامنے کسی کی کوئی مجال نہیں۔ تم بس صبر کئے جاؤ اور استقامت سے ڈٹے رہو۔
- جو لوگ حق کے ساتھ زیادتی ہوتے دیکھ رہے تھے اور خاموش تھے ان کے ضمیر کو جھنجوڑا گیا کہ ظالم تمہارے سامنے مظلوموں کو کچل رہا ہے اور تم خاموش تماشہ دیکھ رہے ہو یہ کیسا ضمیر ہے؟ اٹھو اور وہ فرض انجام دو جو فرعون کے دربار میں ایک راستباز مومن نے انجام دیا۔ یہ انسانی تاریخ میں جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی شاندار مثال ہے۔
- توحید پر آفاق اور انفس سے دلائل، عقلی اور تاریخی دلائل بھی۔ اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ: سکون کیلیئے رات بنائی، معاش کے لیئے دن بنایا، زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنایا، اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔ ان نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے اور ان کا کفران نہ کیا جائے
- اقتدار اور طاقت کے نشے میں فرعونی رویوں کا ذکر۔ ان مغرور متکبر لیڈروں کو ہلاکت کی دھمکی۔ قرآن کی دعوت پر ایمان لانے کی ترغیب۔

- عوام الناس کو خبردار کیا گیا کہ طاغوتی طاقتوں اور آمروں کی پیروی سے بچیں۔ یہ انہیں قیامت کے دن نہ بچائیں گی۔
- آفاقی اور تاریخی دلائل سے مکہ کی مغرور قیادت کو خبردار۔ اپنی عسکری، تمدنی شان و شوکت اور اقتصادی خوشحالی پر نہ پھولیں۔ اللہ نے اس سے پہلے کئی ایسی طاقتوں کو نیست و نابود کر دیا جو تم سے زیادہ زور آور (impact) رکھتے تھے۔ اس حوالے سے سورت میں الباس، باس اللہ، باسنا کے الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں۔
- انسانی تخلیق سے توحید پر دلائل۔ ابتداءِ بے جان مٹی سے، پھر نطفے سے آغاز، پھر جما ہوا خون کا لوتھڑا، ہڈیاں ان پر گوشت اور پٹھے، انسانی مکمل ڈھانچا، جان، عقل، سمع و بصر، ہزاروں میل لمبی رگوں کا جال، خون کی گردش، دل کی دھڑکن، طاقتِ گفتار، تمیز و عرفان، قوت ادراک، فہم و فراست، حسن و جمال، جوانی، بڑھاپا، موت۔ ان پہ غور و فکر کرو اور اپنے رب کو پہچانو۔
- مشرکین کو معذب قوموں کی تاریخ سے تنبیہ کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو تمہارا انجام بھی یہی ہونے والا ہے۔
- نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو یہ یاددہانی کرائی گئی کہ دعوت حق کے مخالفین کے ہاتھوں جو آزمائشیں پیش آرہی ہیں، صبر و عزیمت کے ساتھ ان کو برداشت کریں۔ اگر آپ اپنے موقف حق پر ڈٹے رہے تو بالآخر کامیابی آپ ہی کو حاصل ہو گی

سُوۡرَةُ حٰمٓ السَّجۡدَة اس کا دوسرا معروف نام سورۃ فُصِّلت (Expounded) بھی، ۱۰ نبوی میں نازل ہوئی۔ عتبہ بن ربیعہ کی پیشکش کے جواب میں آپؐ نے اس کی تلاوۃ کی

سورۃ کا مرکزی مضمون - دعوتِ توحید ہے (توحید عملی کا بیان - توحید فی العبادت والدعاء، اسی توحید کی بندگانِ خدا کو دعوت، اور توحید پر مبنی نظامِ حیات کا قیام)۔

- ایمان والوں کو ابدی کامیابی کی بشارت۔ انہیں توحید [ایمان] پر استوار رہنے اور استقامت کی ہدایت کی گئی ہے۔
- دعوت الی اللہ کا ذریعہ (medium) اور آلہ قرآن مجید ہے۔ داعیان حق کو تاکید کہ وہ انذار اور تبشیر کا ذریعہ بھی قرآن کو بنائیں، تذکیر و تذکر کے لیے بھی قرآن سے رجوع کریں اور خود اپنے تزکیہ نفس کے لیے بھی قرآن ہی کا سہارا ڈھونڈیں (۶ مرتبہ قرآن کریم کا ذکر)
- متکبر، ظالم، طاغوتی، فرعونی قوتوں کو فرعون کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ۔ عاد اور ثمود کی ہلاکت سے ڈرایا گیا۔ وہی جرم [اسکتبار فی الارض کا]۔
- حق سے اعراض- اس قرآن کے احکام اور معانی، مضامین اور مقصد، وعظ اور مثالیں، وعدے اور وعیدیں سب صاف اور واضح کر کے بتادی گئی ہیں۔ اب جو اس سے اعراض برتتے ہیں وہ بدبخت ہیں۔ اللہ نے انہیں اندھوں اور بہروں سے تشبیہ دی۔ ان کے ذہنوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹ ہیں۔
- جو لوگ ایمان لے آئیں ان سے استقامت اختیار کرنے کا مطالبہ
- توحید پر آفاقی دلائل- زمین و آسمان کو بنایا۔ آسمان پہلے دھواں تھا۔ پھر آسمانوں اور زمین کو یعنی [کائنات کو] وجود میں آنے کا حکم دیا۔ تو انہوں نے فرمابرداری کی اور وجود میں آگئے۔
- گمراہ لیڈروں اور ان کے گمراہ پیروؤں کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں جمع کرے گا۔ حق کی مخالفت میں انھوں نے آپس میں جو گٹھ جوڑ کیا اس کا انجام اس دن ان کے سامنے آئے گا۔ اس دن وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔
- شفاعتِ باطلہ پہ بھروسہ کرنے والے مشرکین - شریکوں کی شفاعت کی امید لیے بیٹھے ہیں انہیں یاد دلایا گیا کہ قیامت کے دن ان کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں خود ان کے خلاف گواہی دیں گے اور کسی کی شفاعت ان کے کچھ کام نہیں آئے گی۔
- منکرین اور متکبرین کے برعکس مخلص مومنین کا تذکرہ۔ ان کی نمایاں خصوصیات۔ ایمان پر استقامت کہ جب انہوں نے ایک بار رب کو اپنا معبود مان لیا تو اس پر جم گئے اور تمام آزمائشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان پر دنیا و آخرت میں فرشتوں کا نزول۔ جنت میں من چاہی زندگی۔ (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا....)
- نفسیاتی دلائل- نزولِ آفات پر انسان مایوس ہو جاتا ہے اور نعمتوں پر پھول جاتا ہے اور رب کو بھلا دیتا ہے۔
- قران مجید میں کسی قسم کی تحریف ممکن نہیں: "یہ ایک زبردست کتاب ہے باطل اس پر نہ سامنے سے حملہ آور ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے" (41) - ڈیڑھ ہزار برس قبل ایک غیر معمولی دعویٰ اور تاریخ اس دعوے کی حقانیت پر گواہ ہے
- قرآن کی صداقت کے آثار آفاق والنفس میں- لوگ آج اس قرآن کی صداقت کو مان کے نہیں دے رہے ہے لیکن عنقریب اللہ کی نشانیاں آفاق اور انفس میں ایسے ظہور پزیر ہوں گی کہ قرآن کا حق ہونا واضح ہو جائے گا (معلومات کے اس explosion کی طرف اشارہ ہے جو سائنسی ترقی کے باعث آج کے دور میں ممکن ہوا ہے)